OPEN ACCESS
Hazara Islamicus
ISSN (Online): 2410-8065
ISSN (Print): 2305-3283
www.hazaraislamicus.com

Hazara Islamicus, Vol.:11, Issue: 02,July-Dec 2022
PP: 39-53

وباؤں سے متعلق اہم عربی تصانیف کا تاریخی وارتقائی جائزہ

A Historical Overview of Significant Arabic Literature on Epidemic and Pandemic

Muhammad Mohsin Mumtaz
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, University of Sargodha

Dr.Muhammad Feroz ud Din Shah Khagga
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Sargodha

Abstract

An epidemic is a particular contagious disease which spreads and affects individuals to others at large quickly, like flu, yellow fever etc. Similarly, pandemic is also a widespread infectious disease that affects millions of people such as an entire country or continent or even at global level. The epidemics are considered as a transmittable disease and pushed humans to the brink of disaster. Outbreaks appear to be exacerbated during this time Rather; economies envelop educational institutions, tourist destinations, etc. A long list can be created on an evolutionary review of significant Arabic literature on epidemic and pandemic. Almost one hundred sixty-five books are written only in Arabic language. Most of these books in the early era are unpublished and in manuscript form. The entire literature is very important and valuable in respect of acquiring guidance for future and present times. In this article a rigorous effort has been made in collecting a significant number of Arabic books on the subject.

Key Words: *Epidemic, Pandemic, History of epidemic plagues, Books, and articles.*

مختصر تعارف:

وباء روئے زمین پر پھیلنے والا ایک عام مرض ہے جو ہوا یا پانی کی خرابی کے سبب بدن انسانی کو نہ صرف نقصان پہنچاتی ہے بلکہ معیشتیں، تعلیمی ادارے، سیاحتی مقامات وغیرہ سب کو لپیٹ میں لے لیتی ہیں۔ مختلف قسم کی بیماریوں کے علاج کے لیے دواؤں اور ٹیکوں کے ایجاد ہونے کے باوجود ایسی نئی بیماریاں سامنے آتی رہتی ہیں جن کے سامنے ساری دنیاوی طاقتیں زیر ہو جاتی ہیں، جس کی تازہ مثال کورونا وائرس ہے۔ پوری دنیا میں اس بیماری کے خوف نے لوگوں کے چین وآرام کو چھین لیا ہے۔ مسلمان

ہونے کی حیثیت سے ہمیں یہ ضرور معلوم ہونا چاہیے کہ ایسے وبائی امراض کے پھیلنے پر شریعت اسلامیہ کی روشنی میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ بیماریاں اور مصیبتیں کیوں آتی ہیں؟ ان وباؤں کے مسلمانوں پر کیا اثرات مرتب ہوئے؟ ان جیسے وبائی امراض کے دوران مسلمانوں کا کیا طرزِ عمل رہا؟ اسلامی عقائد کی روشنی میں اس کے خلاف کیا اقدامات کیے گئے؟

وبائی امراض سے متعلق علماء اسلام کی تصنیفات کا جائزہ لیا جائے تو ایک لمبی فہرست تیار کی جاسکتی ہے۔ تقریباً ۱۶۵ عربی کتب ورسائل کا تذکرہ ملتا ہے۔ جن میں سے ابتدائی کتب زیادہ تر ناپید ہو چکی ہیں ان کا صرف تذکرہ ہی ملتا ہے۔ اس کے علاوہ کئی علماء نے اس موضوع پر قلم اٹھایا، یہ تمام لٹریچر بہت وقعت اور اہمیت کا حامل ہے۔ اس مقالہ میں صدی کے اعتبار سے وباؤں اور مشہور عربی کتب کا ذخیرہ جمع کیا گیا ہے جو یقیناً سامعین کے لیے موجودہ وبائی ادوار سے حفاظت کے لیے فائدہ مند ثابت ہوں گے۔

پہلی صدی ہجری

اس صدی میں ۱ھ مدینہ، ۶ھ مدائن، ۱۸ھ شام میں، ۶۹ھ عراق میں وباء نے کئی زندگیوں کو لپیٹ میں لیا۔ یہ صدی چونکہ علمی تصنیف کا زمانہ نہیں تھا اسی لیے اس موضوع پر کوئی کتاب یا رسالہ دستیاب نہیں[1]۔

دوسری صدی ہجری

عراق میں ۱۳۱ھ کو مسلم بن قتیبہؒ کے دورِ خلافت میں ظاہر ہوا۔ اس صدی میں بھی تالیف کا سلسلہ نہیں ہوا[2]۔

تیسری صدی ہجری

اس صدی ۲۲۱ھ بصرہ میں اور ۲۴۹ھ کو عراق میں طاعون پھیلا[3]۔ اس صدی میں کچھ تالیفات کا تذکرہ ملتا ہے جو ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

۱: الأَبْخِرَة المُصْلِحَة للجو من الأوباء از محمد بن یعقوب الکندی (۲۵۲ھ)

آپؒ ۲۴۰ کتب کے مصنف تھے۔ اسلام میں وبائی امراض پر سب سے پہلا رسالہ آپؒ کا "الأَبْخِرَة المُصْلِحَة للجو من الأوباء" ہے۔ لیکن یہ رسالہ اپنی اصلی حالت میں موجود نہیں ہے[4]۔

۲: کتاب الطواعین از ابن ابی الدنیا (۲۸۱ھ)

اسلام میں وبائی امراض پر سب سے پہلی کتاب ابن ابی الدنیاؒ کی "کتاب الطواعین" ہے۔ یہ کتاب بھی ابن ابی الدنیاؒ کی کتابوں میں شمار تو ہے لیکن اصلی حالت میں موجود نہیں ہے[5]۔ علامہ ابن حجر عسقلانیؒ اور علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں:

> "ہم اس کتاب کے صحیح مواد سے واقف نہیں ہیں۔ غالب گمان یہی ہے کہ یہ کتاب طاعون سے متعلق احادیث اور فقہ کے زاویہ نظر سے بحث کرتی ہے[6]"۔

چوتھی صدی ہجری

اس صدی میں بھی ۳۰۱ھ، ۳۲۴ھ، ۳۴۶ھ میں طاعون اصبہان، عراق، شام وغیرہ ممالک میں پھیلا[7]۔ اس صدی میں بھی کچھ تالیفات کا اضافہ ہوا جن میں سے چند یہ ہیں:

۱: الرسالة الوبائية في الطب از ابو بکر رازی (۳۲۰ھ)

آپؒ کی مشہور تصانیف ''الحاوی، الجدری والحصبہ '' کے علاوہ وباء پر الرسالة الوبائية في الطب ہے۔ اس رسالہ میں علم طب کے ذریعے وبائی امراض سے بچاؤ کی تدابیر بتائی گئی ہیں[8]۔

۲۔مادة البقاء بإصلاح فساد الهواء والتحرز من ضرر الأوباء از محمد بن احمد تمیمی

محمد بن احمد تمیمیؒ کی تالیفات کا مجموعہ زیادہ تر علم طب اور علم نباتات پر مشتمل ہے۔ علم طب میں مشہور کتاب '' المرشد الی جواهر الاغذية وقوى المفردات من الادوية ''[9] ہے۔اس کتاب کے بارے میں جمال الدین قفطیؒ فرماتے ہیں:

''تمیمیؒ نے اس کتاب میں ایک تریاق تیار کیا جس کا نام '' مخلص النفوس'' رکھا۔ اسی کے بارے میں کہا گیا یہ تریاق قدس میں بنایا گیا۔ یہ تریاق بدن سے نشے اور مہلک زہروں کے نقصان کو دور کرنے کے لئے ہے، زہریلے سانپ، بچھو اور اس کے ڈنگ اور مہلک جانوروں کے زہر کے علاج کے لیے مفید ہے''[10]۔

آپؒ کی اس کتاب میں آلودگی سے ہونے والے نقصانات اور اس کا علاج ذکر کیا گیا۔اسی طرح متعدی بیماریاں اور اس کے علاج کی کیفیات کا تذکرہ کیا گیا۔اس کتاب کو درج ذیل دس مقالات میں ذکر کیا گیا ہے: ا۔موسم کی تبدیلیوں سے پیدا ہونے والے امراض پر حکماء کا کلام اور تبصرہ ذکر کیا گیا۔ ۲۔ ہوا کے تغیر سے پھیلنے والی وباء اور حالات کا تذکرہ کیا گیا نیز بیمار سے تندرست میں انفیکشن کیسے پھیلتا ہے؟ ۳۔ہوائی بیماریوں کے انفیکشن کے خلاف احتیاطی تدابیر کیسے ممکن ہے؟ ۴۔بوسیدہ ہوا اور خراب پانی کو درست کیسے کیا جائے؟ ۵۔طبیب اور موسیقی کے ذریعے معالجہ کا تذکرہ۔ ۶۔جسمانی اور نفسیاتی بیماریوں کے درمیان ہونے والی پیچیدگیوں کی وضاحت۔ ۷۔چیچک، خسرہ اور آلودگی سے پھیلنے والی وباؤں کا تذکرہ۔ ۸۔ادویات اور علاج کے ذریعے ان بیماریوں سے چھٹکارا۔ ۹۔جالینوس کی بتائی ہوئی بعض ادویات کا تذکرہ[11]۔

پانچویں صدی ہجری

اس صدی میں طاعون ۴۰۶ھ میں بصرہ میں، ۴۲۳ھ کو برصغیر ایشیاء میں، ۴۲۵ھ کو بصرہ اور بغداد میں، ۴۴۹ھ کو آذربائیجان میں، ۴۵۲ھ کو حجاز اور یمن میں، ۴۵۵ھ کو مصر میں، ۴۶۹ھ کو دمشق میں، ۴۷۸ھ کو عراق میں پھیلا[12]۔

اس صدی کی وباء پر مشہور کتب یہ ہیں:

ا: كتاب الوباء از ابو سہل جرجانیؒ (۴۰۱ھ)

علم طب پر آپؒ کی مشہور کتاب ''اظهار حكمة الله تعالى فى خلق الانسان، الطب الكلى، العلم الطبيعى، كتاب الوباء ہے۔ابو سہل جرجانی کی یہ کتاب '' كتاب الوباء '' کے نام سے عربی زبان میں لکھی گئی۔ ابو سہل خود فرماتے ہیں:

> ''مجھے امیر سید ملک خوارزم مامون بن محمد نے حکم دیا کہ میں ایسی کتاب تصنیف کروں جس میں وباء سے متعلق امور یعنی تعریف، اقسام اور اسباب کی تحقیق کروں''[13]۔

انسان کی ضرورتوں میں سے ایک ضرورت ہوا ہے اور ہوا کا اثر و رسوخ انسان کے لیے کتنا مؤثر ہے اور کس حد تک ہے؟ ہواؤں کی اقسام اور اس کی تبدیلیاں کیسے انسان پر اثر انداز ہوتی ہیں؟ ہواؤں کی اقسام میں سے ہر قسم کو جاننا پھر کونسی قسم انسان کے لئے نقصان دہ ہیں۔ ہر قسم کی وباء امراض کا انتظام اور اس کی انتباہات کا جائزہ لینا۔ اس کتاب کی اہم خصوصیات میں سے

ہیں[14]۔

۲: دفع المضار الكليه عن الابدان الانسانيه از ابو علی سیناؒ

ابن سیناؒ کی تینوں کتابوں " دفع المضار الكليه عن الابدان الانسانيه، الارجوزه في الطب، كتاب الادويه القلبيه" کی تحقیق جامعہ دمشق کے استاذ ڈاکٹر محمد زہیر البابا نے ۱۴۰۴ھ میں کی۔ اس کتاب کا ایک نسخہ جامعہ حلب کے ادارہ معهد التراث العلمي العربي میں موجود ہے۔ابن سیناؒ نے اپنی کتاب میں ہوا کی اقسام کا ذکر کیا اور پھر ان ہواؤں کا تذکرہ کیا جو انسانی صحت کے لئے مضر ہیں۔اس کے اسباب وعلل کے ساتھ ساتھ علاج بھی ذکر کیا۔ابن سیناؒ فرماتے ہیں:

> "وباء کو ہوا کی بدبو قرار دیا کہ جب ہوا بخارات سے ملتے ہیں چاہے وہ بخارات پاکیزہ ہوں یا گندے تو وہ بدبو بہرحال برقرار رہتی ہے۔ وہ ہوا سے الگ نہیں ہوتی۔ اور ہوا انسان کی ضروریات زندگی کا اہم رکن ہے جو اس کے تمام بدنی وسائل کے لئے ضروری ہے۔اس کی زندگی کا پہیا سانس کے بغیر محال ہے"۔

اسی طرح ابن سیناؒ نے وبائی امراض کا علاج بھی بتایا ہے کہ وبائی امراض کے بچاؤ کے لیے پھلوں کا استعمال ضروری ہے، فرماتے ہیں:

> " اسی طرح اپنی خوراک میں انار اور سماق (پہاڑی پھل) کا استعمال ضرور کرے۔اسی طرح کافور اور صندل کو زیادہ سے زیادہ سونگھے تاکہ آلودہ ہوائیں جو اس کے بدن کی تہہ میں داخل ہو گئی ہیں وہ دور ہو جائیں"۔

علاوہ ازیں ابن سیناؒ نے وباء کا سبب بوسیدہ ہوا یا بخارات کی خرابی بتلایا ہے۔ ایسی ہوا کو قابو میں رکھنے کے لیے مناسب ہے کہ بدن کو صاف رکھیں اگرچہ سخت گرمی ہی کیوں نہ ہو۔ یہ ہوا انسانی جسم کے مسام میں گاڑھا پن پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ نزلہ، سماعت اور آنکھوں کو نقصان پہنچاتا ہے فرماتے ہیں:

> " وباء جیسے مرض کا علاج یہ ہے کہ نیم گرم پانی ڈال کر جسم کا مساج کرکے سونے کا اہتمام کریں"[15]۔

چھٹی صدی ہجری

اس صدی میں ۵۷۵ھ کو بغداد اور ۵۹۷ھ کو مصر میں طاعون پھیلا۔ اس صدی کی کتاب درج ذیل ہے:

۱۔ كتاب الافادة والاعتبار: في الامور المشاهدة والحوادث المعاينة بارض مصر از عبداللطیفؒ

اس کتاب کے دو نسخے ہیں۔ایک لندن میں جو قدر صحیح حالت میں موجود ہے جس پر شیخ عبدالرحمن عبداللہ نے ۱۹۹۸ء میں تحقیق بھی کی لیکن دوسرا نسخہ جو وبائی مرض سے متعلق تھا دمشق میں جو حالت کے اعتبار سے صحیح نہیں ہے۔اس کتاب کو چھٹی صدی ہجری میں شمار کرنے کی وجہ مؤلف کا موجود ہونا جس وقت مصر میں وباء پھوٹی[16]۔

ساتویں صدی ہجری

مصر میں ۶۳۳ھ میں طاعون پھیلا[17]۔

۱: جامع الغرض فی حفظ الصحة ودفع المرض از علامہ ابن القفؒ

طب میں آپؒ کی مشہور کتاب "کتاب الطب اور کتاب العمدة فی صناعة الجراح" شامل ہیں۔اس کتاب کی تحقیق عمان کے شہر جامعہ اردنیہ میں ۱۹۸۹ء میں سامی حمارنہ نے کی[18]۔

آٹھویں صدی ہجری

اس صدی ہجری میں طاعون مصر میں ۷۲۰ھ، مکہ میں ۷۴۹ھ، پھر قاہرہ میں ۷۶۴ھ، پھر مصر میں ۷۸۱ھ میں پھیلا۔

۱: النبا عن الوباء از ابن الوردی (۷۴۹ھؒ)

یہ رسالہ مختصر ہے اور اس میں وباء کے اوصاف کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ کیسے یہ اوصاف پورے عالم کو لپیٹ میں لے لیتا ہیں ۔اس وباء کے پھیلنے کا سبب منگول اور مسلمانوں کی جنگیں تھیں۔اس وباء سے ہلاکت کے سبب جگہ جگہ مردار اور ان کی بدبو سے دوچار ہونا پڑا۔ مردار پر مکھیوں کے بیٹھنے سے وہی مکھیاں پینے والے پانی پر بھی رہتیں۔ پھر یہ وباء ہوا میں بھی سرایت کر گئی اور یہ طاعون کی شکل اختیار کر کے شام، مصر اور باقی شہروں میں بھی پھیل گئی[19]۔ابن الوردیؒ نے یہ رسالہ اپنی وفات سے کچھ دن پہلے ہی لکھا۔اس رسالہ میں دو پہلو کا تذکرہ کیا گیا جو درج ذیل ہیں:

اول: ابن الوردیؒ نے اس رسالہ میں وباء کی عمومی تاریخ مختصراً اور حلب میں پھیلنے والی وباء کا ذکر خصوصی طور پر کیا۔ چونکہ آپؒ کا شمار ادیب میں ہوتا ہے، نثر و شعر میں کمال کی مہارت رکھتے تھے۔ اپنے اشعار میں آپ نے وباء اور طاعون کی تاریخ اسلامی ذکر کی[20]۔ بالخصوص آپؒ نے حلب میں اس وباء کے پھیلنے اور اموات کا ذکر کیا۔ پندرہ سال اس وباء نے مصر اور شام کو اپنی لپیٹ میں رکھا۔ کئی بستی اور شہر کے شہر اس وباء سے ہلاک ہوئے۔لوگ اپنے پیاروں کو دفن کرتے کرتے تھک گئے تھے۔

> "اس وباء سے مرنے والوں کی تعداد ایک دن میں بیس ہزار تک پہنچ گئی۔ صرف قاہرہ میں ماہ شعبان میں نو ہزار جنازے اٹھے"[21]۔

ثانی: ابن الوردیؒ نے اس رسالہ میں حلب میں واقع ہونے والی وباء کے علاج کا بھی ذکر کیا۔انہوں نے طب کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور وہ کھانے پینے کی اشیاء پر زور دیا جس کا فائدہ طب نبوی ﷺ میں ذکر ہوا۔ ان غلط افکار سے بھی چھٹکارا حاصل ہوا جو ان کے ذہنوں میں پیوست تھے۔ جیسے یاقوت سے بنی انگوٹھی طاعون کی بیماری کو دور کر دیتی ہے اور انسان نجات حاصل کر لیتا ہے۔فرماتے ہیں:

"فلو رایت الاعیان بحلب وهم يطالعون من كتب الطب الغوامض، ويكثرون فی علاجه من اكل النواشف والحوامض، وبخروا بيوتهم بالعنبر والكافور والسعد والصندل، وتختموا بالياقوت، وجعلوا البصل والخل والصحنا من جملة الادم والقوت، و اقلوا من الامراق والفاكهة۔"

> "میں نے حلب کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے وہ علم طب کی کتب کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اور بہت سارے میوہ جات کھا کر اس وباء کا علاج کر رہے ہیں۔ اور اپنے گھروں میں عنبر، کافور، صندل کی خوشبو سے مہکا رہے ہیں اور یاقوت کا خاتمہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے پیاز، سرکہ کو اپنا رزق بنا لیا پھلوں اور کھانے کی مقدار کو کم کر دیا ہے"۔

ابن الوردیؒ نے ان دو نکات کے علاوہ کچھ سیاسی اور اجتماعی پہلوؤں پر تنقید بھی کی۔ کہ سیاست کی لت میں حکمرانوں سے عوام تک جھوٹ، بخل، خیانت، ناپ تول میں کمی، غیبت، منافقت جیسی خرافات کی فضا بھی وبائی عذاب کا سبب ہے۔ کہ جہاں اس وباء کی لپیٹ میں جنازہ ہی سے فرصت نہ مل رہی ہو وہاں لوگوں کی بے حسی بھی دیکھنے کو ہے۔ اور ایک سبب مسلمانوں کو گالی دینا یا برا بھلا کہنا بھی بتلایا کہ جہاں مسلمان اور اسلام کو تکلیف میں دیکھ کر ہنسا جارہا ہو۔ اللہ تعالی نے اس شہر کو بھی وباء کے ذریعے لپیٹ دیا اور ہر روز تقریباً دو سو افراد لقمہ اجل بنے۔[22]

۲: تحصیل غرض القاصد فی تفصیل المرض الو افد از ابن خاتمہ اندلسیؒ (۷۷۰ھ)

ابن خاتمہ اندلسیؒ نے اپنی یہ کتاب وباء کے دوران ۷۴۷ھ میں تصنیف فرمائی۔ اس کتاب میں اندلس کے شہر "مریہ" میں وباء "کالا طاعون" کے نام سے مشرق و مغرب میں پھیل گئی تھی۔ اور یہ کتاب ۱۵۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب پر دمشق کے استاد محمد کرد علیؒ نے ۱۸۷۷ء میں تحقیق کی اور بتایا ابن خاتمہ اندلسیؒ نے اپنی اس کتاب میں مختلف مسائل کا ذکر کیا جیسا کہ مرض کی وجہ تسمیہ، وباء کے عمومی اسباب اور خصوصی اسباب، وباء کا مختلف ہونا شہر کے اعتبار سے، مرض کے انفیکشن کا سبب، وباء سے تحفظ اور احتیاطی تدابیر کیسے ممکن ہے؟ طاعون کی اقسام، سبب، تشخیص اور علاج وغیرہ[23]۔ ابن خاتمہ اندلسیؒ کتاب کے آخر میں نفسانی عوارض پر حوصلہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

> "ابن خاتمہؒ اپنی کتاب کے اختتام پر انسان کو نفسانی بیماریوں کے لاحق ہونے پر حوصلہ شکنی فرماتے ہیں کہ خوشی کے ساتھ مباح کاموں کی طرف دھیان لگائے۔ نفس کو طب نبوی ﷺ کا عادی بنا لینا چاہیے۔ مطالعہ کتب کثرت سے ہونا چاہیے۔ ان چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے جو نفس کو غم، گھبراہٹ میں مبتلا کرکے تھکا دیں۔ اللہ تعالی کی نعمتوں کا شکر بجالانا چاہیے۔ علم و عمل کے ذریعے دنیا اور آخرت کی بھلائی سمیٹ لینی چاہیے۔ اور توکل کرتے ہوئے وبائی امراض کا تحفظ اور احتیاطی تدابیر پر عمل کرکے اسے یقینی بنانا چاہیے"۔

۳: رسالة فی الطاعون" از ابن خطیبؒ (۷۷۶ھ)

طاعون پر ابن خطیبؒ کا یہ رسالہ بعد میں "مقنعة السائل عن المرض الهائل" کے نام سے نشر ہوا۔ ابن خطیبؒ نے اپنے اس رسالہ میں اندلس میں پیش آنے والی وباء کا ذکر کیا۔ اس وباء نے کئی شہروں کو اپنی لپیٹ میں لیا اور تقریباً چار ہزار افراد اس وباء کے لقمہ اجل بنے، خود فرماتے ہیں:

"كتبت هذه الرسالة فی الطاعون الجارف الذی نكبت به الاندلس سنة ۷۴۹ھ وفيها ظروف ظهوره، وروعة انتشاره، ثم بينت طرق العلاج والوقاية منه[24]"

> "۷۴۹ ھجری میں اندلس میں پھیلنے والی یہ وباء طاعون جارف کے نام سے مشہور ہوئی۔ اس طاعون کے ظاہر ہونے کا سبب بیان کیا۔ اس کے پھیلنے کے تذکرہ کیا۔ اس طاعون سے نجات حاصل کرنے کا علاج بتلایا"۔

اس رسالہ کے تین نسخہ موجود تھے۔ دس صفحات پر مشتمل اور ہر صفحہ ۱۶ سطروں پر مشتمل یہ نسخہ اسپین میں موجود تھا۔

اندلسی زبان میں لکھا گیا یہ نسخہ راجح قول کے مطابق گم ہو گیا۔ باقی دونوں نسخہ رباط شہر میں موجود اور محفوظ ہیں۔

۴: ذکر الوباء والطاعون از شیخ ابو مظفر سرمریؒ (۷۷۶ھ)

کتاب کے مقدمہ کا نام ذکر الوباء والطاعون کے نام سے رکھا گیا۔ پھر یہی کتاب کا نام بھی رکھ دیا گیا۔ مؤلفؒ نے ضرورت سمجھی کہ وباء اور طاعون کے موضوع پر ایک کتاب موجود ہو۔کیسے یہ مرض لوگوں میں پھیلتا ہے۔ جمال الدین سرمریؒ نے اپنی کتاب میں طاعون کے مسائل کو شرعی اور طبّی لحاظ سے ملحوظ خاطر رکھا۔ اس کتاب کے مضامین درج ذیل ہیں: وباء اور طاعون پر وارد ہونے والی احادیث وآثار, وباء اور طاعون کی تعریف، صفات اور عوارضات، وباء اور طاعون کے اسباب، ادویات، وبائی علاقہ میں داخل ہونا یا جس زمین میں طاعون پھیل جائے وہاں سے نکلنا، وغیرہ شامل ہیں۔ اس کتاب کے دو نسخہ موجود ہیں۔ ایک نسخہ برلن میں اور دوسرا فرانس میں موجود ہے۔ پہلے نسخہ کے ۱۷ صفحات ہیں اور دوسرے نسخہ کے ۳۴ صفحات ہیں[25]۔

نویں صدی ہجری

اس صدی میں پھیلنے والا طاعون ۸۰۹ھ میں مصر، ۸۲۷ھ میں قدس، اندلس میں ۸۸۶ھ ہے۔ سب سے بڑا اور کالا طاعون مصر میں اسی صدی ہجری میں پھیلا[26]۔

۱: بذل الماعون فی فضل الطاعون " از علامہ ابن حجر عسقلانیؒ (۸۵۲ھ)

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ کی یہ کتاب وباء پر شہرہ آفاق کتاب ہے۔ آپؒ نے اس کتاب کے مقدمہ میں تالیف کا سبب ذکر کیا کہ بہت سے لوگوں کا اصرار تھا کہ اس مرض پر ایسی کتاب لکھی جائے جو قرآن وسنت کی روشنی میں لوگوں کی ہدایت کا سبب بنے۔ تالیف کی وجوہات میں سے ایک وجہ آپؒ کی تین بیٹیاں بھی طاعون کی زد میں آکر شہید ہوئیں۔ عالیہؒ اور فاطمہؒ ۸۱۹ ھجری اور بڑی بیٹی زین خاتون ۸۳۳ ھجری میں شہید ہوئیں۔

علامہ ابن حجرؒ کی وباء سے متعلق شہرہ آفاق تصنیف " بذل الماعون " پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب طاعون کی ابتدائی تاریخ، طاعون سابقہ امت کے لئے عذاب اور امت محمدیہ ﷺ کے لیے باعث رحمت پر مشتمل ہے۔ دوسرا باب طاعون کی تعریف، لغوی اشتقاق، اطباء کے اقوال، طاعون اور وباء میں فرق پر مشتمل ہے۔ تیسرا باب وبائی مرض کی لپیٹ میں آنے والا شہید ہے، شہید کا معنی، شہید کے مراتب، شہادت کی شروط ذکر کرنے کے بعد مدینہ منورہ میں وباء کا عدم دخول بھی ذکر کیا۔ چوتھا باب طاعون سے متعلق احکامات (شہر سے نکلنا یا داخل ہونا) وغیرہ، حضرت عمرؓ کا قصہ (طاعون کے وقت مقام سرغ سے واپسی)، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اختلاف، انفیکشن کا مسئلہ وغیرہ شامل ہیں۔ علامہ ابن حجرؒ نے سبب بھی ذکر کیا کہ بنی اسرائیل کی ایک بستی میں طاعون پھیل گیا اور لوگ موت کے ڈر سے بھاگ نکلے تو اللہ تعالی نے ان سب کو موت دے دی۔ پھر ایک دفعہ وہاں سے حضرت حزقیلؑ کا گزر ہوا تو انہوں نے ان کے لئے دعا فرمائی تو سب دوبارہ زندہ ہوگئے، فرماتے ہیں:

> "حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ اس آیت کی تفسیر فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کے چار ہزار افراد موت سے بھاگ کر ایک مقام پر پہنچے تو اللہ تعالی نے فرمایا کہ مر جاؤ تو وہ مر گئے، پھر وہاں سے انبیاء میں سے ایک نبی کا گزر ہوا انہوں نے دعا فرمائی تو وہ زندہ ہوگئے اور معلوم ہوا کہ وہ طاعون

سے بھاگے ہوئے اسی پر اس آیت کا نزول ہوا۔ قرآن و حدیث سے استدلال پیش کرنے کے بعد نصیحت فرماتے ہیں کہ جہاں طاعون ہو وہاں سے بھاگنا بھی گویا موت ہی کا سبب بنتا ہے اپنے لیے بھی اور دوسروں کے لئے بھی"۔

آپؒ نے کتاب کے آخر میں طاعون کے وقت کیا کام کرنے چاہیے، دعاؤں کا تذکرہ، اجتماع ہو یا نہ ہو، وراثت سے متعلق احکامات، عیادت کے آداب وغیرہ شامل ہیں[27]۔

۲: "وصف الدواء في كشف آفات الوباء" از عبدالرحمٰن انطاکیؒ (۸۵۸ھ)

آپؒ کی تالیفات کی تعداد ساٹھ کے قریب بتائی جاتی ہے۔ وباء پر آپؒ کی موضوع "استخدام الاسماء الربانية والاسرار النورانية لدفع الامراض وآفاتها" ہے۔ اسماء ربانی کے ذریعہ اور نورانی راز کے ذریعے امراض اور ان کی آفات کو دور کرنا۔ ان کا علاج احادیث اور دعاؤں کے ذریعہ کرنا ہی اس کتاب کا اولین مقصد تھا۔ اس کے بعد آپؒ نے اپنی کتاب میں وبائی امراض پر لکھی گئی کتب کا مختصر اتعارف کیا۔ آپؒ نے اس کتاب میں دواء اور علاج کے بارے میں درج ذیل دو گروہ کا تذکرہ کیا:

۱۔ وہ لوگ جن کے نزدیک علاج افضل ہے جیسا کہ فقہاء میں سے امام شافعیؒ، امام ابو حنیفہؒ اور بہت سارے سلف صالحین کا مذہب ہے۔

۲۔ جو بس توکل ہی کرتا ہے علاج کا انکار کرتا ہے۔ یہ مؤقف جمہور مقلد صوفیاء کا ہے۔ بہر حال آپؒ نے صرف طاعون کی بات پر اکتفاء نہیں کیا۔ بلکہ دوسرے مرض مثلا مرگی، جذام اور دورے پڑنا وغیرہ کا بھی علاج ذکر کیا۔ ۳۔ یہ کتاب مکتبہ ظاہر یہ دمشق میں محفوظ ہے اور دوسرا مخطوطہ ارلیس (رشیا) میں محفوظ ہے۔ اور آپؒ کی یہ کتاب درج ذیل چار ابواب پر مشتمل ہے:

اول: وہ احادیث جو وباء بالخصوص طاعون سے متعلق تھیں ذکر کرنے کے ساتھ طاعون کی تاریخ اور اموات کا ذکر کیا۔

ثانی: اسماء ربانی اور نورانی اسرار کے ذریعے علاج بتلایا۔ مثال کے طور پر اللہ کے ناموں میں سے ایک نام "الحفیظ" ہے۔ جو اس نام کو ۱۷۳ مرتبہ لکھ کر اپنے پاس یا پڑھ کا اپنے اوپر دم کرلے گا تو وہ وباء اور طاعون سے محفوظ رہے گا فرماتے ہیں:

"اللہ تعالی کا نام "الحفیظ" ہر روز ۱۷۳ مرتبہ ذکر کرے تو وہ وباء اور طاعون سے محفوظ رہے گا"۔

ثالث: حرف کے پوشیدہ راز اور احادیث قدسیہ کے ذریعے دعاؤں سے دم کرکے علاج کا تذکرہ کیا۔

رابع: نباتات، معدنیات اور حیوانات کے ذریعے وباء اور طاعون کا علاج ذکر کیا[28]۔

دسویں صدی ہجری

اس صدی ہجری میں ۹۶۹ھ میں بیت المقدس اور پھر بیت المقدس ہی میں ۹۸۰ھ تا ۹۹۵ھ تک طاعون کی لپیٹ میں رہا۔

۱: "فنون المنون في الوباء والطاعون" از علامہ ابن المبردؒ (۹۰۹ھ)

اس صدی کی مشہور کتاب علامہ ابن المبردؒ کی "فنون المنون" ہے۔ آپؒ کے مطابق اس کتاب کا مقصد ایسا خلاصہ تیار کرنا ہے جو مجھے اور باقیوں کو نفع پہنچائے۔ آپؒ کی یہ کتاب ان مباحث پر مشتمل ہے وہ یہ ہیں: سنت رسول ﷺ، سلف صالحین اور اطباء کے اقوال وافعال کا تذکرہ اس باب کا حصہ ہیں[29]، وباء کے وقت کن امور شرعی سے رکا جاسکتا ہے اور کن امور شرعی کے

ذریعے اس سے دوری اختیار کی جا سکتی ہے، وبائی امراض کی دواء اور علاج سے متعلق ہے، احادیث کی رو سے وبائی امراض میں مبتلا لوگوں کا مختلف شہروں میں دخول اور خروج، وہ احادیث جن میں وبائی مرض میں مبتلا شخص کا مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہونے کا ذکر موجود ہے، وہ احادیث جن میں وبائی مرض میں مبتلا فرد کو شہادت کا درجہ دیا گیا، طاعون کی قدیم تاریخ اور اس کی ہلاکتوں کا ذکر اس باب کی اہم خصوصیت ہے۔

ان احادیث پر مشتمل ہے جس میں وباء کے علاوہ مصیبتوں، آزمائشوں میں موت کا ہونا بتایا گیا ہے۔ وبائی امراض کے پھیلاؤ کے سبب احتیاط کی وصیت کی گئی۔ اسی سے متعلق احادیث کو جمع کیا گیا جیسا کہ آپ ﷺ کے فرمان کا مفہوم ہے:

> "آپ ﷺ نے ابن عمرؓ سے فرمایا: جب صبح ہو جائے تو شام کا انتظار نہ کرو اور جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کرو۔ صحت کے ساتھ بیماری بھی ہے جیسے زندگی کے ساتھ موت، عقل رکھنے والا شخص ہر حالت میں جان جاتا ہے کہ دنیا آخرت کی طرف لے جانے والا راستہ ہے"۔

۲: ما رواه الواعون في أخبار الطاعون " از علامہ جلال الدین سیوطیؒ (۹۱۱ھ)

آپؒ کی تصانیف کی تعداد ۹۰۰ بتائی جاتی ہے۔ وباء پر آپ کی مشہور کتاب یہ ہے اس کتاب کے دو مخطوطہ ہیں۔ ایک مخطوطہ مصر کے شہر قاہرہ کے مکتبہ دار الکتب المصریہ میں موجود ہے۔ دوسرا مخطوطہ لندن کے مکتبہ جامعہ لیدن میں موجود ہے لیکن یہ نسخہ ناقص حالت میں ہے۔ اس کتاب پر دمشق یونی ورسٹی کے استاذ محمد علی الباز نے ۱۴۰۸ھ میں تحقیق کی۔ کتاب کا آغاز طاعون کی تاریخ پر مشتمل ہے امت سابقہ میں اور بنی اسرائیل میں طاعون کیسے پھیلا۔ بنی اسرائیل اور امت سابقہ کے لئے طاعون کو گندگی اور عذاب سے تعبیر کیا جاتا رہا جبکہ اس امت میں اسے رحمت قرار دیا گیا۔ بنی اسرائیل میں طاعون کے پھیلنے کا سبب زنا بھی بتلایا گیا جیسا کہ قصہ بلعام بن باعوراء میں پیش آیا"۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے زیادہ تر تاریخ کا حصہ علامہ ابن حجر عسقلانیؒ کی کتاب "بذل الماعون فی فضل الطاعون" سے نقل کی ہے۔ اپنی کتاب میں ۸۹۸ ھجری میں پھیلنے والی وباء کا تذکرہ بھی کیا اور طاعون کے پھیلنے کا سبب بھی ذکر کیا۔ ۸۹۷ھ تا ۸۹۸ھ تک پھیلنے والی وباء میں آپ کا گزر مقام درایہ پر ہوا۔ یہ وہ طاعون زدہ علاقہ تھا جہاں نحوی، بلاغی، علم حدیث، علم فقہ ہر علمی اعتبار سے طاعون پر لکھنے کی مدد ملی۔ آپؒ کی کتاب ان عنوانات پر مشتمل ہے: طاعون کی ابتداء پر، طاعون کی حقیقت، طاعون اور وباء میں فرق، وباء کے پھیلاؤ کا سبب، وباء کا مدینہ میں داخل نہ ہونے پر احادیث، وباء کا مکہ میں داخل نہ ہونا، وباء زدہ علاقہ سے بھاگنے اور داخل ہونے کے بارے میں، وبائی مرض میں دعا کا اہتمام اس کتاب کے اہم نکات ہیں[30]۔

۳: "الشفاء لادواء الوباء" از مولانا عصام الدین طاشکبریؒ (۹۶۱ھ)

اس کتاب کے دو مخطوطات ہیں۔ ایک سعودیہ عرب کے شہر ریاض میں "جامعہ الملک سعود" میں موجود ہے۔ ۹۱ صفحات پر مشتمل اس نسخہ کی حالت تو ٹھیک ہے لیکن عبارت واضح نہیں ہے۔ دوسرا نسخہ ۱۲۹۲ھ میں قاہرہ میں نشر ہوا۔ اور اس مخطوطہ میں ۱۱۰ صفحات شامل ہیں اور یہ نسخہ عبارت کے اعتبار سے صحیح ہے۔ ان یہ مخطوطہ وباء سے متعلق ہے آپؒ نے اپنی کتاب کا سبب وباء کے بچاؤ میں لوگوں کی جہالت کا ذکر کیا۔ اس مخطوطہ کے اہم موضوعات یہ ہیں: توکل کا معنی اور مفہوم کا تذکرہ کیا گیا، توکل کا محل اور مقام ذکر کیا گیا، رزق اور دواء سے متعلق نصیحتیں ہیں، وباء سے فرار ہونے کا حکم، طاعون اور اور اس کے وقوع کی تاریخ، وباء کی دواء اور علاج[31]۔

گیارہویں صدی ہجری

اس صدی میں قدس میں ۱۰۲۸ھ میں طاعون پھیلا۔

۱: "ما يفعله الأطباء والداعون لدفع شر الطاعون" از شیخ کرمی حنبلیؒ (۱۰۳۳ھ)

آپؒ نے اپنی کتاب کی تالیف کا سبب خود ذکر کیا۔ فرماتے ہیں:

"فقد سئلت فی جمع ادعية واذكار تستعمل للطاعون، وهل ذالک يفيد، وهل الطب له مدخل فيه وينفع؟ وقد احببت ان اذكر شيئا من ذالک مع زيادة فوائد، وجمع فرائد، طلبا للثواب ، ونفعا للاصحاب"

> مجھ سے تمام دعاؤں واذکار جو طاعون سے متعلق تھیں سوال کیا گیا۔ کیا ان دعاؤں کا فائدہ ہے؟ کیا طب میں یہ دعائیں فائدہ دیتی ہیں؟ سو میں نے پسند کیا کہ میں کچھ فوائد ذکر کروں جو منفرد ہوں ثواب کے لئے اور احباب کے نفع کے لئے ہوں۔

آپؒ نے اپنی کتاب کا مقدمہ ذکر کرنے کے بعد چیچک (وبائی مرض) کی دواء میں علماء کا اختلاف ذکر کیا۔ اطباء کے ہاں طاعون کی حقیقت کیا ہے؟ طاعون کے ظاہر ہونے کے اسباب میں علماء کے اقوال کرنے کے بعد اپنا تجزیہ بھی پیش کرتے ہیں جیسا کہ بعض اطباء نے ہوا کے ذریعے پھیلنے والی آسمانی یا زمینی بدبو کو وباء کے پھیلنے کا سبب بتایا کہ طاعون کا پھیلاؤ زیادہ تر بدبو سے پیدا ہونے والے کیڑے اور جراثیم ہیں جو ہوا میں شامل ہو کر بیماری کا سبب بنتے ہیں۔ اس کے جواب میں شیخ کرمیؒ فرماتے ہیں:

> "اطباء کی یہ بات قابل قبول نہیں اس لئے کہ طاعون تو موسموں کی تبدیلی، صاف شہروں اور پاک پانی والی جگہوں پر بھی ہو جاتا ہے۔ اگر یہ ہوا کے سبب ہوتا تو تمام انسان، حیوان پر اثر انداز بھی ہوتا جبکہ مشاہدہ میں ایسا کچھ نہیں ہے۔ بہت سارے انسان اور حیوان طاعون میں مبتلا ہوتے ہیں لیکن انہی کے جنس، مزاج والے انسانوں اور حیوانوں کو اس کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا"۔

آپؒ نے ان احادیث کا بھی ذکر کیا جن میں طاعون کو شیطان کی گندگی قرار دیا۔ اسی طرح آپؒ کی کتاب میں وباء سے بچاؤ کی احتیاطی تدابیر کا بھی ذکر کیا گیا۔ وباء کے علاج میں امام شافعیؒ اور باقی فقہاء کی رائے کا بھی اہتمام کیا۔ سلف صالحین کی وباء سے بچنے کی دعاؤں کا بھی تذکرہ کیا[32]۔

بارہویں صدی ہجری

اس صدی میں بیت المقدس اور گردونواح میں ۱۱۵۶ھ، ۱۱۷۴ھ اور ۱۲۰۰ھ میں طاعون کی بیماری پھیلی۔ بارہویں صدی میں وبائی مرض پر لکھی جانے والی کتب کا ذخیرہ محفوظ نہ ہو سکا۔ اس موضوع پر دو کتب کا تذکرہ ملتا ہے۔

۱۔ زین الدین مناویؒ (۱۱۳۱ھ) کی کتاب "منحة الطالبين لمعرفة اسرار الطواعين" ہے۔

۲۔ قطب الدین البکریؒ (۱۱۶۲ھ) کی کتاب "سر الساعون فی دفع الطاعون" ہے۔

تیرہویں صدی ہجری

اس صدی میں ۱۲۲۸ھ میں طاعون کا مرکز مصر اور گردونواح رہا۔

۱: اتحاف المنصفين والادباء بمباحث الاحترازعن الوباء از خوجہ حمدان بن عثمان الجزائریؒ (۱۲۶۱ھ)

آپؒ کی یہ کتاب ایک مقدمہ اور تین ابواب پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں گندگی کو دور کرنے کے حوالہ سے مسائل کا تذکرہ کیا۔ قدرتی اور طبّی علوم میں مغرب کی تحقیق۔ آپؒ کی یہ کتاب تین ابواب مشتمل ہیں: ا۔ نقلی اور عقلی دلائل کے ذریعے وباء سے

بچاؤ اور بھاگنے کا عمل اس باب کی خصوصیات ہیں۔ ۲۔ وباء سے بچنے کا شرعی طریقہ کار کیا ہے۔ ۳۔ قرنطینہ کے حوالہ سے تطبیق دی ہے کہ اہل مغرب کا طرز عمل یہی رہا لہٰذا اے مسلمانوں تم بھی کچھ عرصہ قرنطینہ اختیار کرو۔ اس کے بعد آپ نے دعاوں کا تذکرہ بھی فرمایا جو اس وباء سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہو۔ اس کتاب کے دو نسخہ موجود ہیں۔ ایک نسخہ فرانس میں میں مکتبہ وطنیہ میں محفوظ ہے۔ دوسرا نسخہ استنبول میں موجود ہے[33]۔

چودھویں صدی ہجری

اس صدی میں بھی وباء کے حوالہ سے کچھ خاص تذکرہ نہیں ملتا۔

۱: "اقوال المطاعین فی الطعن والطواعین" از ابو حامد محمد العربیؒ (۱۳۱۳ھ)

اس کتاب کا نسخہ رباط شہر میں محفوظ ہے۔ اٹھارویں اور انیسویں صدی مغرب کے شہروں میں پھیلنے والا طاعون "ہیضہ اور ٹائفائیڈ" کا سبب یہ کتاب رہی[34]۔ آپؒ کی کتاب میں وباء اور طاعون کا مفہوم لغات کی کتاب سے، صحاح ستہ اور احادیث کی شرح علامہ ابن حجر عسقلانیؒ کی کتاب فتح الباری اور ابن عبد البرؒ کی کتاب التمهيد، اور اس کے علاوہ انطاکیؒ اور ابن سیناؒ کی کتاب "القانون فی الطب" سے ذکر کیا۔ آپؒ نے احکام طاعون کو علامہ ابن حجر عسقلانیؒ کی کتاب "بذل الماعون فی فضل الطاعون" اور عبد الرحمٰن سیوطیؒ کی کتاب "ما رواه الواعون فی اخبار الطاعون" سے مدد لی۔ آپؒ کی کتاب ان موضوعات پر مشتمل ہیں: وباء کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم، کون سی وہ جگہیں ہیں جہاں وباء تو داخل ہوئی لیکن طاعون داخل نہ ہوا، مکہ اور مدینہ میں وباء کا دخول ہوگا یا نہیں؟ نیز شہداء کے مراتب و خصائص کا ذکر ہے، علماء کی طرف سے وبائی مرض سے نجات کے لیے دعاوں کا اہتمام اور تعویذات کا استعمال، اپنے اوقات میں قرنطینہ کا استعمال یقینی بنانا، جنازہ میں مجمع کو جمع کرنا یا خاموشی سے اٹھالینا، وباء قیامت کی نشانیوں میں سے ہے یا نہیں[35]؟

پندرہویں صدی ہجری

اس صدی ہجری میں عربی زبان کی تالیفات کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے اگرچہ یہ صدی طاعون سے محفوظ ہے لیکن وبائی مرض سے بچ نہ سکی۔ ۲۰۱۹ء سے شروع ہونے والی کرونا وباء سے فی الحال چھٹکارا حاصل نہ ہو سکا۔ اس دوران مختلف زبانوں پر مشرق و مغرب کے علماء کرونا پر بہت سا لٹریچر رسائل لکھ چکے ہیں۔ عربی رسائل میں سے چند یہ ہیں:

۱: "الطواعین فی صدر الاسلام والخلافة الاموية" از نصیر بھجت فاضل

عراق کے شہر کرکوک کے ایک جامعہ کلیہ التربیہ کے استاذ ہیں طاعون اور اموی دور کے حوالہ سے ایک رسالہ ۲۰۱۱ء میں شائع کیا جس کا موضوع "اسلام اور خلافت امویہ میں طاعون کی تاریخ بیان کرنا ہے" ہے۔ اس رسالہ اسلام میں ابتدائی دور میں پھیلنے والے پانچ طاعون کی تاریخ اور مفہوم کا ذکر ہے[36]۔

۲: "ظاهرة الكوفيد: وقايتها وعلاجها فی ظل المنهج النبوی ﷺ" از بنت شیفاء العزیزہ

یہ رسالہ انڈونیشیا میں ۲۰۲۰ء میں شائع ہوا۔ جس میں کرونا وائرس کے حوالہ سے معلومات اکٹھی کی گئیں۔ اس کا ظہور کہاں سے ہوا، اس کے اسباب کیا ہیں؟ اس کے پھیلنے کی وجوہات کیا ہیں؟ اور ان کا علاج اور بچاؤ کو طب نبوی ﷺ کے ذریعے یقینی بنانا کیسے ممکن ہے؟ اس رسالہ کے اہم موضوع ہیں[37]۔

۳: " دراسة للاحاديث الواردة فی الطاعون " از محمد زاہد

حال ہی میں عربی زبان پر لکھا گیا محمد زاہد کا ایک رسالہ طاعون پر احادیث کا ذخیرہ کے حوالہ سے انٹر نیشنل اسلامک یونی ورسٹی، اسلام آباد میں شائع ہوا۔ جس میں طاعون کی لغوی تحقیق، اقسام، تاریخ، اسباب، طاعون پر احادیث کا ذخیرہ، طاعون کے احکام احادیث کی روشنی میں، طاعون زدہ علاقوں میں دخول اور خروج کا حکم اور اس میں حکمتیں کیا ہیں، شامل ہیں [38]۔

نتائج اور سفارشات

کرونا کی صورتحال نے وباء کے قدیم تصور جیسے طاعون وغیرہ تک محدود نہیں رکھا بلکہ اس کا مفہوم اور تصور قارئین کے لیے موجودہ دور کے پیش نظر وسعت کا سبب بنا ہے۔

وباء پر عربی زبان وادب میں تقریبا ۱۶۵ کتب ورسائل کا تذکرہ ملتا ہے جن میں اکثر کتب دستیاب نہیں ۔ پیش نظر مقالہ میں مختصر اور معروف عربی کتابوں کا تذکرہ، منہج کا ذکر صدی کے اعتبار سے کیا گیا ہے۔

ہر دور کے علماء، اطباء نے وباء پر کتابیں تصنیف فرمائی جس میں شرعی نقطہ نگاہ سے علم طب میں فقہاء اور اطباء کے اقوال وافعال کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔ پھلوں، سبزیوں اور خوشبوؤں سے علاج وادویات کا استعمال اس دور کے عوارضات میں شامل ہیں۔وباء کے اثر کو کم کرنے کے لئے اطباء اور علماء نے قرنطینہ جیسے علاج بھی ان کتب کی روشنی میں ذکر کیا گیا۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

[1] ابن حجر عسقلانیؒ، بذل الماعون فی فضل الطاعون، ج،۱، ص،۳۶۱- ۳۷۰ ۔، ریاض: دار العاصمة۔

Ibn-e-Hajr, bazl ul Mao'n fi fazlit taon,jild1,Safha361, Riyadh:darul Asima.

[2] یحی بن شرف نوویؒ، المنہاج شرح صحیح مسلم ،ج،۱، ص،۱۰۶، بیروت: داراحیاء التراث العربی۔

Yahya-bin-Sharf Navvi, Al-Minhaj, jild1, Safha106,Bairut, Daru Ahya Turas Al-arbi.

[3] *Natasha Stange, "Politics of Plague: Ancient Epidemics and Their Impact on Society",(California: Pomona College,2020), 46-48.*

[4] شمس الدین ذہبیؒ، سیر اعلام النبلاء، ج،۱، ص، ۴تا۱۰، بیروت: دار الکتب العلمیہ۔

Shams-ud-din,Zahbi, Siyar A'alam un Nubala, jild1, Safha4ta10, Bairut:Darul kutb Ilmi.

[5] ابن المزی، تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، ج،۱۶، ص، ۷۲، بیروت: مؤسسة الرسالة۔

Ibn-almzi,Tahzeb ul kamal fi asma rijal, jild16, Safha72, Bairut:muasast ur rrisala.

[6]عسقلانی، بذل الماعون، ص،۵۶.

Asqalani, bazl-ul-mao'n, safha56.

[7] ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ج،۱۳، ص،۲۱۶، بیروت: دار الفکر۔

Ibn-e-Kasir, Al-bidaya wa-Nihaya,jild13,safha216, bairut, darul fikr.

[8] شمس الدین، وفیات الاعیان، ج،۵، ص،۱۵۸، بیروت: دار صادر۔

Shams-ud-din, wafyat-ul-ayan, jild5, Safha158, Bairut, Dar us Sadir.

[9]شمس الدین الذھبی، سیر اعلام النبلاء، ج،۱۶، ص، ۵۱۹۔

Shams-ud-din,Zahbi, Siyar A'alam un Nubala, jild1, Safha519.

[10]جمال الدین قفطی، اخبار العلماء باخبار الحکماء، ص، ۳۲۷۔

Jamal-ud-din qifti, Akhbar ul ulma bi akhbar al Hukma, Safha327.

[11]محمد بن احمد تمیمیؒ، مادۃ البقاء، ص،۱۸، قاہرہ: معھد المخطوطات العربیۃ۔

Muhammad bin ahmd tamimi, madat-ul-baqa,Safha18, qahira: Ma'hd almkhtutat alarbi.

[12]عسقلانی، بذل الماعون، ص، ۳۵۵

Asqalani, bazl-ul-mao'n,Safha355.

[13]خیر الدین زرکلی، الاعلام، ج، ۵، ص، ۱۱۰

Khair-ud-dn zarkali, al'alam, jild5, safha110.

[14] محمد امین بغدادی، ہدیۃ العارفین، ج،۱، ص،۸۰۶، بیروت: دار احیاء التراث العربی۔

Muhammad amin Baghdadi, hdyat-ul-arifen,jild1, safha804,bairut:dar-ahya-turasi-alrbi,

[15]ڈاکٹر محمد زہیر البابا، من مؤلفات ابن سینا الطبیۃ، ص، ۳، حلب: معھد التراث العلمی العربی۔

Dr.Muhammad Zuhair albaba,Min-Mualifat-ibn-sina-altyiba,Safha3, Halb: Ma'hd-alturasi;alrbi.

[16]عبد الرحمٰن، رحلۃ عبد اللطیف البغدادی فی مصر، ص، ۳، مصر: دار العلمیہ۔

Abdul rhman,rihla abdul latif albaghdadi fi misr, safha3, misr: dar ul ilmya.

[17]ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ج، ۱۳، ص، ۲۴۸، بیروت: دار الکتب العلمیہ۔

Ibn-kasir,tafsir-ul-qurani-azim,jild13,safha248,bairut, dar-ul-kutb-ilmiya.

[18]ابن القف الکرکیؒ، جامع الغرض فی حفظ الصحۃ، ص، ۲، عمان: دار ثقیف۔

Ibn-al-qif,al-karki, jamiu-alGarz-fi-hifz-sihat,safha2,oman: darul-saqf.

[19] ابن شاکر الکتبی، عیون التواریخ، ج، ۲۰، ص، ۱۳۵، بیروت: دار الثقافۃ۔

Ibn-e-shakir,alkutbi,ayon-altawarikh, jild20,safha135,bairut: dar-ul-alsaqafa.

[20] بن تغری بردی، النجوم الزاہرۃ، ج، ۱۰، ص، ۱۵۷، مصر: دار الکتب۔

Ibn-e-tagri,brdi,al-nujom-ul-zahira,jild10,safha157,misr,darul-kutb.

[21] بہاوالدین، السلوک فی طبقات العلماء والملوک، ج۔۲۔ ۲۸۰، صنعاء: مکتبۃ ارشاد۔

Bahao-ud-din, alsulok fi tabqat al-ulma wal-mulok,jild2,safha280,Suna:maktb irshad.

[22] صلاح الدین، فوات الوفیات، ج، ۳، ص، ۱۵۷تا۱۶۰، بیروت: دار صادر۔

Salahud-din,fawat-ul-wafyat,jild3,Safha157ta160,bairut: dar-us-sadir.

[23] محمد کرد علی، مخطوطات عن تحصیل غرض القاصد فی تفصیل المرض الوافد، ص، ۳۵۸تا۳۶۸، دمشق: المجمع العلمی العربی۔

Muhammad kurd ali, makhtotat An-tahsel grz-alqasid fi tafsil-al-mrzi-alwfid,safha358ta368,dimsashq:al-majma-ilmi-alrbi.

[24] ابن خطیبؒ، مقنعۃ السائل عن المرض الھائل، ج،۱، ص، ۱۰۰، رباط: دار الامان۔

Ibn-khatib,muqana-alsail-an-almrz-alhail,jild1,safha100,ribat:dar-ul-aman.

[25] ابن مسعود السرمری، ذکر الوباء والطاعون، ص، ۶تا۱۰، بیروت: دار الغرب الاسلامی۔

Ibn-e-masod,al-surmuri,zikr-ul-waba wa-altao'n,safha6ta10,bairut,dar-ul-grb-alislami.

[26] ابن حجر عسقلانیؒ، بذل الماعون، ص، ۳۱۶۔

Ibn-e-hjr,al-asqalani,bazl-ul-mao'n.safha,316.

[27] ابن حجر عسقلانی، لحظ الالحاظ بذیل طبقات الحفاظ، ص، ۳۸۱، بیروت: دار الکتب العلمیہ۔

Ibn-e-hajr,al-asqalani,lahza al haz bzail tbqat al-Hufaz,safha381, bairut, darulkutb-almi.

[28] شیخ عبد الرحمٰن انطاکیؒ، وصف الدواء فی کشف آفات الوباء، ص، ۱۵تا ۱۹۔

Sheikh abdur-rhman,antaki,wasf-ud-dawa-fi-kashfi-afat-al-waba,safha,15ta19.

[29] ابن المبرد، مخطوطۃ فنون المنون فی الوباء والطاعون، ص، ۲، ترکی: شبکۃ الالوکۃ۔

Ibn-al-mubarad,makhtota funon almunon fialwaba watao'n,safha2, turki: shibka-al-uluka.

[30] شمس الدین الداودی، طبقات المفسرین، ص، ۲۱، بیروت: دار الکتب العلمیہ۔

Shams-ud-din,al-daodi,tabqat-ul-mufasirin,safha21,bairut:dar-ulkutb-ilmiya.

[31] عصام الدین طاشکبری، معجم المؤلفین، ص، ۲، بیروت: دار احیاء التراث العربی۔

Isam-ud-din,tashkubri,mua'jm ul-mualifin,safha2,bairut:dar-ahyaturis,alarbi.

[32] مرعی الکرمی، مایفعلہ الاطباء والداعون ، ص، ۳۵، بیروت: دار البشائر الاسلامیہ۔

Mari,al-krmi,ma-yaf-aluhul-atiba-wad-daon,safha35,bairut:darul bashair alislamia.

[33] سعد اللہ، تاریخ الجزائر الثقافی، ج، ۷، ص، ۲۵۳تا۲۵۵، جزائر: دار البصائر۔

Saad-ullah,tarikh-ul-jazair-alsaqafi,jild7,safha,253ta255,jazair:dar-ul-basair.

[34] حمید الترکی، المجاعات والاوبئۃ فی مغرب، صِ۱۶تا۱۸، رباط: دار الامان۔

Hamid-al-turki,al-maja'at-wal-obia-fil-magrib,safha16ta18,ribat:darul-aman.

[35] ابو حامد المشرفی، اقوال المطاعین فی الطعن والطواعین، ص،۹۷، رباط: دار التوحیدی۔

Abu-hamid,almashrfi,aqwal-almatain-fi-alta'n-wal-tawain,safha97,ribat:dar-ul-tohidi.

[36] نصیر بھجت فاضل، ”الطواعین فی صدر الاسلام والخلافۃ الاموِیۃ۔“ مجلّہ جامعہ کرکوک۶، شمارہ:۲(۲۰۱۱ء)۱۹۔

Nasir bahjat fazil,"al-tawain fi sadri islam wal khilafa wal omuviya." Majala jamia kurkok6,shumara:2(2011),safha19.

[37] عائشہ شریف، ”ظاہرۃ الکوفید: وقایتھا وعلاجھا فی ظل المنہج النبوی ﷺ“ مجلّہ نصف سنویۃ۲، (۱۴۴۲ھ): ۵ - ۳۲۔

Ayesha sharifa,"zahira alkufid:wiqayatuha wa'ilajuha fi zil almanhaj-al nabvi" majala nisf sanviya2,(1442hijri):safha5ta32.

[38] محمد زاہد، ”دراسۃ للاحادیث الواردۃ فی الطاعون۔“ مجلّہ بین الاقوامی یونی ورسٹی۴۵، شمارہ: ۳(۲۰۱۰ء)۱ - ۴۳۔

Muhammad Zahid,"dirasat ul ahades al warida fi tao'n."majala bainul aqwami university45,shumara3(2010),safha 1 ta 43.